

برصغیر میں علم حدیث کی نشر و اشاعت اور محدثین کرام کی خدمات کا علمی جائزہ

Analytical study of the propagation of Ḥadīth-learning and the services of Muḥaddithīn in the Subcontinent

*Hafiz Fareed ud Din

**Muhammad Fazal Haq Turābī

Ḥadīth learning has a very high status in Islamic education after the Exegesis of the Holy Qurān (Tafsīr). Oddly enough, Non-Arab ('Ajam) has a more important and key role than Arabs in the service of this knowledge. In this regard, the subcontinent is also being remained in the forefront. It started when Muhammad bin Qasim strengthened the Arab government in Sindh. Sheikh Abdul Haq Muḥaddith Dehalvi is one of the prominent names in the teaching and writing of ḥadīth which travels gradually and reaches the family of Shah Waliullah, which is undoubtedly the pinnacle of ḥadīth knowledge in the subcontinent. The types of hadith that have been worked on, in connection with the service of ḥadīth, include the text of ḥadīth, commentaries, as well as summaries of ḥadīth and others. The entire Islamic world has benefited from all these teaching and writing services. The subcontinent, especially Pakistan, is gaining a central position in the Islamic world, which is the result of the propagation of Islam and understanding of the Qurān and Ḥadīth. In this regard, it is imperative to re-evaluate the services of the historians of this land. The said article will not only provide an introductory review of the Muḥaddith in the subcontinent and their authorship as well as a compilation but will also highlight the broadcasting and writing services of the hadith learning.

Key Words: The Subcontinent, Ilm al- Ḥadīth, Muḥaddithīn, propagation of Ḥadīth-learning, Shah Abdul Haq, Shah Waliullah.

ہندوستان انسانیت کا پہلا پڑاؤ

ہندوستان یعنی سرزمین ہندوپاک کو یہ شرف حاصل ہے یہ سرزمین لوگوں میں مکہ کی وادی کے بعد بہترین وادی ہے، اس وادی کو یہ شرف حاصل ہے کہ سرندیب (سری لنکا) میں بنی نوع انسان کے والد محترم حضرت آدم علیہ السلام ایک پہاڑ پر اترے جو آپ کے آنے کی وجہ سے "جبل مقدس" کے نام سے مشہور ہوا، آپ کی زوجہ محترمہ حضرت حواء علیہا السلام کو عرب کے علاقہ جدہ میں اتارا گیا، حضرت آدم علیہ السلام کے اتر جانے کے بعد علم و حکمت کے چشمے ہندوستان کی سرزمین پر پہلی مرتبہ پھوٹے کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام جبل

* Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

** Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

مقدس پر فرشتوں کی آوازیں سنتے رہتے تھے، حضرت آدم علیہ السلام کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ آپ کائنات انسانی کے پہلے مہاجر ہیں جو پیدل چل کر حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔

حضرت آدم علیہ السلام جس پہاڑ پر اتارے گئے اس کا نام، بوذ، دجنی، اور راجون بتایا جاتا ہے، جس پر آدم علیہ السلام کے قدم شریف کے نشان سے ایسا نور اور روشنی آتی ہے جو آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہے، ہر روز کی بارش قدم شریف کے لئے غسل کی خدمت سرانجام دیتی ہے، حضرت آدم علیہ السلام حضرت حواء علیہا السلام کی تلاش میں نکلے تو حضرت حواء میں محبت اور قربت پیدا کر دی گئی تو جس مقام پر آپ ملے تو اس کا نام مز دلفہ پڑ گیا ہے، اور اس دن کا نام ملاپ (یعنی جمع ہونے) کی وجہ سے جمعہ پڑ گیا۔

عجیب و غریب پہاڑوں میں سے سراندیب کا پہاڑ ہے جس کی لمبائی 260 میل سے کچھ اوپر ہے اور اس میں ہیرے کی وادیاں بھی ہیں۔¹ مز دلفہ کے مقام پر ہندوستان اور عرب کی پہلی ملاقات تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام پہلے ہندوستانی پہلے عرب کے باشندہ حضرت حواء علیہا السلام سے ملاقات کی سراندیب کے امیر امراء قدم مبارک کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں اور قدم کی زیارت کرنے والوں کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

"وولاة سرندیب الیوم قوم من الهندود یعظمون القدم المبارکة ویکرمون زوارها"²

حضرت آدم علیہ السلام کو کلمات توبہ کا القاء اور قبولیت

توبہ کے کلمات ہندوستان میں سیکھے اور آپ کی قبولیت کی دعا بھی ہندوستان ہی میں منظور و مقبول ہوئی دعائے توبہ کے کلمات مندرجہ ذیل تھے۔

"اللهم انی اسئلك بحق محمد وآل محمد سبحانه لاله الا انت عملت سوءا وظلمت نفسی فقتب علی انک انت التواب الرحیم"³

ہندوستان یعنی پاک و ہند کے عرب سے تعلقات اور روابط کی تاریخ اتنی ہی پرانی تاریخ ہے، جتنی بنی نوع انسان کی تاریخ کا دائرہ ہے، تاریخ انسانی کے پہلے مہاجر، پہلے بیت اللہ کا حج کرنے والے، اور عرب دنیا سے پہلے ملاقات کرنے والے، ہندوستانی یعنی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

نگاہ نبوت اور ہندوستان

رسول اللہ ﷺ نے ہندوستان سے جنگ کا وعدہ فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ہندوستان کے غزوہ تک زندہ رہا تو اس غزوہ ہند میں اپنی جان و مال دونوں قربان کر دوں گا، اگر شہید ہو گیا تو افضل شہیدوں میں سے ایک ہوں گا، اگر واپس آؤں گا تو میں صرف (آزاد) ابو ہریرہ ہی رہوں گا، یعنی (دوزخ کی آگ سے آزاد رہوں گا)۔

¹ Abu al-Fatah Shahāb al-Dīn Muhammad bin Ahmad al-abshīhī, Al-Mustarif fi kulli fanni Mustazrif (Karachi: Qadīmī kutub khānah, S.N), 410.

² Ghulām 'Alī āzād Huseinī wāstī bilgarāmī, Sabḥat al-marjān fi āthār Hindustān Taḥqīq: Muḥammad Sa'īd Tariḥī (Beirut: Dār al-Rāfidīn, 1st Edition, 2015), 45.

³ Ghulām 'Alī āzād Huseinī wāstī bilgarāmī, Sabḥat al-marjān fi āthār Hindustān 47.

"وعدنا رسول الله ﷺ غزوة الهند فان ادركتها انفق فيها نفسي ومالي فان اقتل كنت من افضل الشهداء وان ارجع فانا ابو هريره المحرر"⁴

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ سے بچالیا، ایک وہ گروہ جو ہندوستان سے جنگ لڑے گا اور ایک وہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

"قال رسول الله ﷺ عصابة من امتي احرزهما الله من النار عصابة تغزوا الهند وعصابة تكون مع عيسى ابن مريم"⁵

حضرت بیزرطن ہندی یحییٰ نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں اسلام قبول کیا۔ یہ خالص ہندوستانی بزرگ طبیب حاذق تھے، آپ کو قربت زمانی کے ساتھ ساتھ قربت مکانی کا بھی شرف حاصل ہے۔ حضرت بابارتن⁶ بن ساہوگ ساکن تبرندی دہلی میں پیدا ہوئے آپ پہلے ہندوستانی ہیں جن کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ ﷺ نے ان کے لئے طویل عمر کی دعا فرمائی جو 632 سال زندہ رہے۔ آپ کو معجزہ شق القمر کے مشاہدہ کا شرف بھی حاصل ہے۔

تجارتی امور اور مال تجارت کی درآمدگی اور برآمدگی کے حوالے سے دیکھا جائے تو ہندوستان کی مندرجہ ذیل اشیاء عرب میں عام شائع اور دستیاب تھیں۔ مسک، مشک، خوشبو، عود، ہندوستان کی مشہور لکڑی عرب کی مرغوب ترین خوشبو، کافور، قفور، قافور، ہندی لفظ کپور کا معرب ہے، زنجبیل، سوٹھ، قرفل، لونگ، فلفل، مرچ، سارج، ساگو ان بہترین عمارتی لکڑی، قسط، کھلڑ، کسب، کھ کا معرب ہے، مشہور ہندی دوا ہے، داذی، تاڑی کا معرب ہے، (شراب کی قسم ہے) دجاج ہندی، سندھی مرغی، مسندہ جزی، سندھی خاص کپڑے، بردیانی، فوطہ، لنگی اور چادر، قرط، کرتہ کا معرب ہے۔

ان اشیاء کا عرب دنیا میں عام رواج تھا ممکن ہے کہ یہ اشیاء بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کی جاتی ہوں اور آپ ﷺ کے استعمال میں بھی آتی ہوں۔ اوروں ہندوپاک کو غلامی کا موقع نصیب ہوا ہو۔

ہندوستان نسل انسانی کے پڑاؤ کا پہلا مقام ہے حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر اپنا پہلا قدم ہندوپاک کی سرزمین پر رکھا، سرور کائنات ﷺ کی نگاہ نبوت کے سایہ سے بھی ہندوستان محروم نہیں اور صحابی رسول کو ہندوستان کی سرزمین پر جام شہادت کی تمنا تھی، ہندوستانی اشیاء کا عرب میں استعمال، ہندوستان کو شرف صحابیت، شرف قرب زمانی و مکانی، تبلیغ اسلام کے جذبہ سے سرشار اسلامی لشکروں کی ہندوستان میں آمد، خصوصاً محمد بن قاسم کی آمد روز روشن کی طرح ظاہر کرتی ہے، کہ ہندوپاک زمانہ اسلام ہی سے قرآن و حدیث کے نور سے منور تھا، ہندوپاک کے لوگ جو مسلمان ہوئے ان کے پاس حدیث ہی کی دولت تھی جس کی وجہ سے اخلاق اور عمل کی وہ مثال ثابت ہوئے جس سے لوگ حلقہ گوش اسلام ہوتے گئے، سندھ کے مسلمانوں کو علم حدیث شریف سے خاص لکھا۔ تھی،

⁴ Al-kutub al-Sittah, Al-Sunan, Al-Nisā'i, Kitāb al-Jihād (Saudi 'Arab: Dār al-Salām, 2008 A.D), 2292. Hadith No. 3175.

⁵ Al-kutub al-Sittah, Al-Sunan, Al-Nisā'i, Kitāb al-Jihād, Hadith No.3177.

⁶ 'Abd al-hayy al-ḥasnī, Al-A'lām biman fi Tārīkh al-Hind min al- A'lām Known as Nuzhat al-khawātir wa bahjat al-masāmi' wa al-nawāzīr (Beirūt: Dār ibn e ḥazm, 1420 A.H), 1:95.

چنانچہ ایک عرب سیاح ابو القاسم نے سندھ کا دورہ کرنے کے بعد لکھا ہے۔ "اکثرهم اصحاب الحدیث" سندھ کے اکثر لوگ اصحاب الحدیث تھے۔

قاضی عبدالکریم سمعانی نے اپنی کتاب "الانساب" میں سندھ کے مختلف شہروں میں آباد متعدد محدثین کا ذکر کیا ہے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کے ایک استاذ ابو علی سندھی تھے، عرب سیاح مقدسی نے منصورہ کے قاضی ابو محمد منصور کی دیکھا جو ظاہری مذہب (امام داود ظاہری کے پیروکار) کے امام تھے۔⁷ مقدسی نے سندھی مسلمانوں کی بہت تعریف کی ہے۔ ان کے ہاں علم اور اہل علم کی وجہ سے اسلام کو تازگی حاصل ہے۔ اسلام کی تازگی قرآن و حدیث کے نور سے ہی تازہ ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ابو حفص ربیع بن صبیح السعدی البصری۔ تبع تابعی اور بہت بڑے محدث ہیں آپ کی وفات ہندوستان میں ہوئی اور اسلام میں سب سے پہلے تصنیف کرنے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ "اول من صنف فی الاسلام" ⁸

ہند حدیث شریف کے فن کا محافظ ہو گیا اور حدیث شریف کے علم کو بھی سرنگوں نہ ہونے دیا۔ علوم حدیث میں ایسی خدمات سر انجام دیں جس کا ایک عالم ممنون احسان رہا۔⁹

حدیث برصغیر میں

قرآن اور آثار سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آفتاب نبوت ﷺ کی کرنوں نے اسی قطعہ کو بھی منور و معطر کیا ہے۔ "اسلام بر صغیر میں خلفاء راشدین کے زمانہ ہی میں آگیا تھا، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مغربی ہندوستان میں بمبئی اور تھانہ میں مسلمانوں کی آبادیاں وجود میں آچکی تھیں ظاہر یہ ہے کہ یہ سب حضرات تابعین تھے جو ہندوستان میں آئے اور جن کی آبادیاں برصغیر میں قائم ہوئیں۔ انہی تابعین کے ہاتھوں برصغیر میں اسلام باقاعدہ طور پر داخل ہوا" ¹⁰

برصغیر میں اسلام کی آمد اور اس کا استحکام باقاعدہ محمد بن قاسم کے دہلی کو فتح کرنے سے ہوا، اس لئے سندھ کو باب الاسلام کا نام دیا جاتا ہے، سنہ 711ء، سنہ 92ھ، میں محمد بن قاسم کی آمد ہوئی اور دو چار سال میں عظیم فتوحات کے بعد جب محمد بن قاسم واپس ہوا، تو اس کا چھ ہزار کاشکرتیس ہزار افراد میں تبدیل ہو چکا تھا، سندھ کو فتح کرنے کے بعد وہاں چار ہزار مسلمانوں کو ¹¹ سکونت اور مسکن دیا گیا۔ ¹²

یہ بات تو واضح ہے کہ اسلامی لشکر دعوت اسلامی کے جذبہ سے مالا مال ہوتا تھا تو لازماً دعوت و تبلیغ میں مسلمانوں نے قرآن و حدیث کو اپنا شعار بنایا، قرآن و سنت ہی کو وعظ و نصیحت کے لئے عمل میں لایا جاتا رہا ہو گا، کیونکہ ان ایام میں فقہی مذاہب نے جنم ہی نہ لیا تھا،

⁷ Salīm Tāriq Khān, 'ālmī mu'āshirah awr Tahzībīn (Bahawalpur: Subhān Academy, 2012 A.D.), 286-288.

⁸ Ghulām 'Alī āzād, Sabhat al-marjān fi āthār Hindustān, 73.

⁹ 'Abd al-ḥayy bin Fakhr al-dīn al-ḥasnī, Nuzhat al-khawātir wa bahjat al-masāmī' wa al-nawāzir, 1:10.

¹⁰ Dr. Mahmūd Ahmad Ghāzī, Muḥādirāt e Hadīth (Lahore: Al-feishal Nāshirān, 2010 A.D.), 414.

¹¹ Salīm Tāriq Khān, 'ālmī mu'āshirah awr Tahzībīn, 286.

¹² Aḥmad bin Yahyā Balāzrī, Fatūḥ al-buldān (Iran: Bakhsh Marbūt, S.N), 191.

اسلام کا ذخیرہ علمی قرآن و سنت اور اصحاب کے اقوال و افعال اور تقریرات کے گرد گھومتا تھا، اصحاب رسول ﷺ ہدایت کے چمکتے دسکتے ستارے اور ماخذ مذہب ہیں۔¹³

برصغیر میں حدیث کی آمد اور اشاعت کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1- عرب فتوحات کا دور

2- عجمی فتوحات کا دور

3- حدیث کی نشاۃ ثانیہ کا دور

1- عرب فتوحات کا دور

برصغیر کا یہ وہ پہلا دور ہے جس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے، کہ اسلام اور عرب جب اور جس کے ہاتھوں سندھ میں داخل ہوا وہ دور برصغیر کے لئے عرب فتوحات کا دور ہے برصغیر میں حدیث شریف کے حوالے سے یہ دور ایک زریں اور خالصتاً قرآن و حدیث کا دور کہلایا جاسکتا ہے، اسلام کی قد آور شخصیات جو بھی اس سر زمین پر تشریف لائیں تو ان کا اوڑھنا بچھونا قرآن و سنت ہی تھا یعنی دعوت اسلامی میں صرف قرآن و سنت ہی کی آواز تھی قرآن و سنت ہی قانون اور دستور حیات تھا۔ عرب فتوحات کا دور خالصتاً حدیث ہی کا دور تھا فرمان رسول ﷺ کی آواز ہر سو جلوہ لگن تھی۔

2- عجمی فتوحات کا دور

عجمی فتوحات کے دور سے مراد ہے کہ، ایران، افغان، غزنی کے علاقوں سے آنے والے فاتحین کے باشندے جنہوں نے برصغیر میں عنان سلطنت کو سنبھالا۔ عجمی فاتحین جنہوں نے برصغیر میں اپنا قدم نکایا ان کا دور عجمی فتوحات کا دور کہلایا جاسکتا ہے، عجمی فاتحین اپنے ساتھ قرآن و سنت کے علاوہ فقہ، فلسفہ، منطق، شعر و شاعری، جیسے عقلی علوم کا ایک ذخیرہ اکابر علماء اور فضلاء کی صورت میں لائے۔ اس دور میں فقہ و اصول فقہ اور عقلی علوم کا دور دورہ زیادہ ہو گیا تھا، اور حدیث شریف کی طرف توجہ بہت ہی کم ہوئی، اس کی وجہ صرف اور صرف حکمران ہی تھے جیسے ان کا مزاج تھا انہوں نے ویسے ہی علوم و فنون کو پذیرائی دی تاہم جس دور میں عقلی علوم شاہی مزاج کے مطابق اپنے جوہر سے ہر کس و ناکس کی عقل کو خیرہ کر رہے تھے، اسی دور میں قرآن و سنت کے محافظین کی ایک جماعت نے بھی اپنے اشغال اور دستور حیات کے اثبات کے لئے حدیث ہی کو اپنے لئے دلیل اور برہان بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑ رکھی تھی، حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے عظیم مرید سلطان الاولیاء¹⁴ شیخ نظام الدین محبوب الہی "کان یسمع الغناء،"¹⁵ سماع سنتے تھے۔

علماء کا ایک گروہ سماع کا انکار کرتا تھا، بادشاہ وقت سلطان غیاث الدین کی موجودگی میں اس مسئلہ کے لئے ایک مجلس منعقد ہوئی تو اس مجلس میں شیخ نظام الدین محبوب الہی علیہ الرحمہ سماع کے جواز پر احادیث ہی پیش کرتے تھے جبکہ علماء کا گروہ حدیث کے مقابلہ میں

¹³ Shāh ‘Abd al-‘azīz Muḥadith Dehlwī, Tuḥfah Ithnā ‘Ashariyyah (India: Munshī Nul Kishor, 1296 A.D), 72.

¹⁴ Dr. ‘Abd al-Ra‘ūf, ‘Ulīm al-Hadīth (Lahore: Al-ḥamd Market Urdū bāzār, 2014 A.D), 635.

¹⁵ ‘Abd al-ḥayy al-ḥasnī, Ma‘ārif fi anwā‘ al-‘ulūm wa al- Ma‘ārif (Damishq: Matbū‘āt Majma‘ al-lughat al-‘arabiyyah, 1993 A.D), 12.

فقہی روایات کو بیان کرتا تھا، اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں اولیاء اللہ ہی حدیث کے محافظ اور عامل ہوتے ہیں، عجمی فتوحات کے دور میں برصغیر کے اندر عقلی علوم کا طوطی بولتا تھا تاہم اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی ایک جماعت بھی اس کی اشاعت اور حفاظت کے کار خیر میں لگی ہوئی تھی۔

3- حدیث کی نشاۃ ثانیہ کا دور

برصغیر میں حدیث کی نشاۃ ثانیہ کا دور محدث دہلوی حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی حدیثی خدمات سے شروع ہوتا ہے، اور یہ دور حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کے لائق فائق فرزند حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ پر ختم ہوتا ہے، برصغیر میں علم حدیث شریف کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ جب سے اہل اسلام نے برصغیر کو فتح کیا اس وقت سے حدیث شریف کا علم برصغیر میں کبریت احمر یعنی خالص سونے اور چاندی کی طرح نایاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے برصغیر پر احسان فرمایا اور سب سے پہلے اس حدیث شریف کے علم کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ برصغیر میں لائے تھے۔

"وہو اول من جاء به في هذا الاقليم"¹⁶

اس اندھیرے کو اجالے میں یوں بدلا گیا ہے، حضرت شیخ محدث دہلوی پہلی پہلی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے دہلی میں درس اور افادہ سے اہل ہند پر فیض عام کیا۔¹⁷ محنت شاقہ کے ساتھ اس علم کی نشر و اشاعت کی، اللہ تعالیٰ نے آپ سے اور آپ کے علوم سے بہت سارے مؤمن بندوں کو نفع دیا، یہاں تک کہ جو یہ کہا گیا کہ آپ سب سے پہلے حدیث کو ہندوستان لائے یہ غلط ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو سب سے پہلے برصغیر میں حدیث کی شرح اور اشاعت، تصنیف و تالیف، میں سبقت کا شرف حاصل ہے۔

حدیث شریف کی برصغیر میں نشاۃ ثانیہ کا یہ دور سوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی حدیثی خدمات یعنی اشاعت حدیث، شرح حدیث اور تصنیف و تالیف حدیث سے شروع ہوتا ہے، اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے اس فن شریف کو یوں سینچا جو ایک شجرہ طیبہ کی صورت اختیار کر گیا اور اسکی شاخوں اور ٹہنیوں کی حفاظت میں اولیاء اور علماء کی ایک جماعت نے اپنی تمام طاقتوں کو صرف کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور ان کے فرزند ارجمند حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس شجرہ طیبہ کو سد ابھار بنادیا کہ آج کل برصغیر اس شجرہ طیبہ کے ثمرات سے نفع اٹھا رہا ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تا قیامت مؤمنین اور مؤمنات کی دعاؤں کے حقدار بن گئے ہیں حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ کے بعد برصغیر کے کل محدثین آپ ہی کے خوشہ چین ہیں اور انکی حدیث کی سند کا سلسلہ آپ ہی سے جڑ کر سرور کائنات ﷺ سے قربت کا شرف رکھتا ہے۔

ہندوپاک برصغیر کے محدثین

محمد بن قاسم ثقفی نے اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک کے دور حکومت میں جب سندھ کو فتح کیا اور یہاں جب عرب حکومت مستحکم ہو گئی تو تبع تابعین، اہل بیت نبی ﷺ کے لوگ اور دوسرے اہل علم و فضل سندھ میں آتے رہے۔ ان کی سکونت کی وجہ سے وہ یہاں

¹⁶ Nawab Siddiq Hasan Khan Qanūji, Al-hittah fi Zikr al-sahāh al-sittah (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1985 A.D), 1466.

¹⁷ ‘Abd al-hayy al-ḥasnī, Ma‘ārif al-‘awārif fi anwā‘ al-‘ulūm wa al- Ma‘ārif, 137.

پلے بڑھے اولادیں ہوئیں آگے نسلیں چلیں اور دوسرے شہروں کی طرف سفر کیا۔ چار صدیوں تک حدیث کو حفظ کیا، حدیث کی روایت حفظ اور اتقان سے کی۔ انکی تصنیفات نے چار دانگ عالم میں سفر کیا۔

محمد شین

- 1- اسرئیل بن موسیٰ بصری، تبع تابعی ہیں حدیث میں ثقہ ہیں¹⁸
- 2- منصور بن حاتم نحوی، آپ سے بلاذری نے فتوح البلدان میں روایت کیا ہے¹⁹
- 3- ابراہیم بن محمد الدیبلی
- 4- احمد بن عبد اللہ الدیبلی
- 5- احمد بن محمد المنصوری ابو العباس، منصورہ کے قاضی تھے، امام داود بن علی ظاہری کے مذہب پر آپکی تصنیفات ہیں۔
- 6- خلف بن محمد الدیبلی
- 7- شعیب بن محمد الدیبلی
- 8- ابو محمد عبد اللہ المنصوری
- 9- علی ابن موسیٰ الدیبلی
- 10- فتح بن عبد اللہ النندی
- 11- محمد بن ابراہیم الدیبلی²⁰
- 12- موسیٰ بن یعقوب ثقفی، فقیہ تھے آپکی اولاد میں سے ہر ایک صدر امام اجل، بدر الملتہ والدین، و نجم الشریعہ، کے لقب سے مشہور تھا۔²¹
- 13- یزید بن ابی کبشہ دمشقی، اموی حکومت کے ستونوں میں سے ایک ستون تھا، سنہ 96ھ میں وفات پائی۔²²
- 14- ابو حفص ربیع بن صبیح، شیخ حدیث صالح صدوق، عابد اور مجاہد تھے سنہ 160ھ میں وفات پائی۔²³

¹⁸ Al-a'lām bi man fi Tārīkh al-hind min al- a'lām, 1:41.

¹⁹ 'Abd al-hayy bin Fakhr al-dīn al-ḥasnī, Nuzhat al-khawātir wa bahjat al-masāmi' wa al-nawāzir, 1:57.

²⁰ 'Abd al-hayy al-ḥasnī, Ma'ārif al-'awārif fi anwā' al-'ulūm wa al- Ma'ārif, 135.

²¹ 'Abd al-hayy bin Fakhr al-dīn al-ḥasnī, Nuzhat al-khawātir wa bahjat al-masāmi' wa al-nawāzir, 1:37.

²² 'Abd al-hayy bin Fakhr al-dīn al-ḥasnī, Nuzhat al-khawātir wa bahjat al-masāmi' wa al-nawāzir, 1:45.

²³ Dr. 'Abd al-Ra'ūf, 'Ulīm al-Hadīth, 633.

- 15- ابو معشر نجیح سندھی، نو مسلم تھے، مدینہ منورہ میں اقامت کی وجہ سے مدنی کہلائے، سیر و مغازی کے امام تھے، سب سے پہلے سیر و مغازی کو آپ ضبط تحریر میں لائے۔ سنہ ۷۰ھ میں انتقال فرمایا، بوجہ شہرت خلیفہ ہارون الرشید نے خود انکی نماز جنازہ پڑھائی۔²⁴ فقہ عالم مقبرہ کبیرہ بغداد میں آسودہ خاک ہیں۔²⁵
- 16- ابو عبد اللہ محمد بن رجاہ سندھی (246ھ / 860ء)۔²⁶
- آپ نے ایران میں اقامت فرمائی اس لئے اسفرائینی کہلائے، آپ کا لقب رکن من ارکان الحدیث، حدیث کے ارکان میں سے ایک رکن تھے، 321ھ میں وفات پائی بیٹا محدث تھا جو بغداد میں درس دیتا تھا۔²⁷
- 17- حافظ ابو بکر محمد بن محمد بن رجاہ السندی (م 286ھ / 899ء)
- 18- ابو العباس احمد بن محمد بن صالح منصور (چوتھی صدی ہجری) منصورہ دوسری صدی ہجری کا مشہور شہر جس کو اہل ہند بھکر کہتے تھے، اس شہر میں علم حدیث کی کافی اشاعت ہوئی۔
- 19- ابو محمد عبد اللہ بن جعفر مرہ منصور (م 390ھ / 1000ء)
- 20- ابو جعفر محمد بن ابراہیم دیلمی (232ھ / 846ء) دیلمی کراچی کا نام ہے جس کو محمد بن قاسم نے فتح کیا۔
- 21- ابو العباس احمد بن عبد اللہ دیلمی (م 333ھ / 954ء)
- 22- ابو العباس محمد بن محمد بن عبد اللہ الوراق دیلمی (م 354ھ / 965ء)
- 23- ابو جعفر بن خطاب قصدری قصدار (قزاد) سندھ کا مشہور شہر جسکو مسلمانوں نے سنان بن سلمہ کی قیادت میں فتح کیا جو علم حدیث کا مرکز تھا۔
- 24- ابو داؤد سیبویہ بن اسماعیل بن ابو داؤد الواحیدی کزدری (م 460ھ / 1068ء)۔²⁸
- 25- شیخ عبد المعطی بن حسن بن عبد اللہ (متوفی احمد آباد 989ھ)
- 26- شہاب احمد بن بدر الدین مصری (متوفی احمد آباد 992ھ)
- 27- شیخ محمد بن احمد بن علی فاکہی حنبلی (متوفی احمد آباد 992ھ)
- 28- شیخ محمد بن محمد عبد الرحمان مالکی مصری (متوفی احمد آباد 919ھ)
- 29- شیخ رفیع الدین چشتی شیرازی (متوفی اکبر آباد 954ھ)
- 30- شیخ ابراہیم بن احمد بن حسن بغدادی
- 31- شیخ ضیاء الدین مدنی (مدفون کاکوری)
- 32- شیخ بہلول بدخشی

²⁴ Salīm Tāriq Khān, 'al-mi mu'āshirah awr Tahzībīn, 287,288.

²⁵ Al-a'lām bi man fi Tārīkh al-hind min al- a'lām, 1:50.

²⁶ Dr. 'Abd al-Ra'ūf, 'Ulīm al-Hadīth, 633.

²⁷ Salīm Tāriq Khān, 'al-mi mu'āshirah awr Tahzībīn, 288.

²⁸ Dr. 'Abd al-Ra'ūf, 'Ulīm al-Hadīth, 633,634.

- 33- خواجہ میر کلان ہروی (متوفی اکبر آباد 981ھ)
- 34- شیخ عبد اللہ بن سعد اللہ سندی
- 35- شیخ رحمۃ اللہ بن عبد اللہ بن ابراہیم سندی
- 36- شیخ یعقوب بن حسن کشمیری (متوفی 1003ھ)
- 37- شیخ جوہر کشمیری (متوفی 1026ھ)
- 38- شیخ عبد النبی بن احمد گنگوہی
- 39- شیخ عبد اللہ بن شمس الدین سلطانپوری
- 40- شیخ قطب الدین عباسی گجراتی
- 41- شیخ احمد بن اسماعیل مندوی
- 42- شیخ راجع بن داود گجراتی
- 43- شیخ علیم الدین مندوی
- 44- شیخ معمر ابراہیم بن داود، منکپوری، مدفون اکبر آباد
- 45- شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی صاحب مجمع البحار (متوفی 986ھ)
- 46- سید عبد الاول بن علی بن علاء حسنی (متوفی 968ھ)
- 47- شیخ طاہر بن یوسف سندی (متوفی 1004ھ)
- 48- شیخ عبد الحق بن سیف الدین بخاری دہلوی (متوفی 1052ھ)
- 49- شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق (متوفی 1073ھ)
- 50- شیخ الاسلام بن شیخ نور الحق
- 51- شیخ سلام اللہ بن شیخ الاسلام
- 52- شیخ احمد بن عبد الاحد سرہندی
- 53- شیخ محمد سعید بن احمد بن عبد الاحد سرہندی
- 54- فرخ شاہ بن محمد سعید بن احمد بن عبد الاحد سرہندی، 70 ہزار احادیث متنا، اسناد، جرح اور تعدیلا، آپکو یاد تھیں۔
- 55- شیخ سراج احمد بن فرخ شاہ سرہندی رامپوری
- 56- شیخ محمد اعظم بن سیف الدین معصومی سرہندی
- 57- شیخ محمد افضل سیالکوٹی
- 58- شیخ صبغۃ اللہ رضوی خیر آبادی
- 59- شیخ فاخر بیگی عباسی الہ آبادی
- 60- شیخ خیر الدین سورتی

61۔ شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی، (متوفی 1176ھ) 62۔ شیخ عبدالعزیز بن ولی اللہ دہلوی۔²⁹

ہندوپاک کے محدثین کی حدیث میں تصانیف

حدیث شریف اور اصول حدیث میں ہندوپاک برصغیر کے محدثین عظام کی بہت زیادہ کتب ہیں جنہوں نے عرب و عجم میں خراج تحسین حاصل کیا ہے اور اس فن شریف کی خدمت میں ایک اعلیٰ کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ذیل میں ان کتب کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

❖ کتب حدیث

- 1۔ مشارق الانوار از شیخ امام حسن بن محمد بن حیدر صنعانی لاہوری
یہ کتاب لوگوں میں مقبول اور متداول ہے، جس میں صحیحین کی صرف قولی احادیث کو جمع کیا گیا ہے تاکہ فرمان مصطفیٰ ﷺ سے عام آدمی بھی براہ راست مستفید ہو سکے، اس کا اردو ترجمہ بھی عام دستیاب ہے، مترجم مولوی خرم علی ہیں۔
- 2۔ مصباح الدجی فی حدیث المصطفیٰ از شیخ امام حسن بن محمد بن حیدر صنعانی لاہوری
- 3۔ والشمس المنیرہ از شیخ امام حسن بن محمد بن حیدر صنعانی لاہوری
- 4۔ عین العلم والسبعین از شیخ علی بن شہاب ہمدانی۔ اس میں مناقب اہل بیت میں سترہ احادیث ہیں اور اکثر احادیث فردوس دلیلی سے ماخوذ ہیں۔
- 5۔ تخریج عین العلم والسبعین از یہ کتاب فتح محمد بن عیسیٰ السندی برہانپوری کی تصنیف ہے۔
- 6۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال از حضرت علی متقی علیہ الرحمۃ
چار جلدوں میں ہے جس میں جامع الاصول کی ترتیب کے مطابق امام سیوطی کی حدیث کی کتاب جمع الجوامع کو ترتیب دے دیا گیا ہے۔
- 7۔ منہج العمال فی سنن الاقوال
امام سیوطی کی حدیث کی کتاب "الجامع الصغیر" کو اس میں ترتیب دیا گیا ہے۔
- 8۔ البرہان فی علامات مہدی آخر الزمان از شیخ علاء الدین علی بن حسام المستفی ہندی مہاجر کی (متوفی ۹۷۵ھ)
یہ کتاب "العرف الوردی فی اخبار المہدی اور عقد الدرر فی اخبار المہدی المنتظر" کی تلخیص ہے۔
- 9۔ ملتقط جمع الجوامع از شیخ طاہر بن یوسف سندی برہانپوری
- 10۔ وطائف النبی فی الادعیۃ الماثورۃ از شیخ عبدالنبی بن احمد احمد نعمانی گنگوہی
- 11۔ نزل الابراہیم لما صح من مناقب اہل البیت الاطہار
- 12۔ مفتاح النجا من مناقب آل العباء
- 13۔ تحفة المحبین فی مناقب الخلفاء الراشدين از مرزا محمد بن رستم بدخشی دہلوی
- 14۔ التنبیہات النبویۃ فی سلوک الطریقۃ المصطفویۃ از شیخ ولی اللہ بن غلام محمد سورتی
زہد، آداب اور اس سے متعلقہ ابواب کی جامع کتاب۔

²⁹ 'Abd al-ḥayy al-ḥasnī, Ma'ārif al-'awārif fi anwā' al-'ulūm wa al- Ma'ārif, 136-139.

- 15- طریق الافادة شرح سفر السعادة (فارسی) از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- 16- ماثبت بالسنة فی ایام السنة (عربی) از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
- 17- خلاصة المناقب فی فضائل اهل بیت از شیخ سلام اللہ بن شیخ الاسلام بخاری دہلوی
- 18- کتاب بسیط از قاضی ثناء اللہ عثمانی پانی پتی۔ دو جلدوں میں ہے۔ "وهو احسن الكتب المؤلفة فی الآداب النبویة و اخلاقه ﷺ"

آداب نبویہ اور اخلاق نبویہ ﷺ کی کتابوں میں سے بہترین کتاب ہے۔

- 19- النوادر من احادیث سید الاوائل والاواخر از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم محدث دہلوی
- ❖ الاربعینات

- 20- الاربعین از سید علی بن شہاب حسینی ہمدانی۔ جن کی سند انس بن مالک رضی اللہ عنہ تک متصل ہے۔
- 21- الاربعین از شیخ کبیر محمد بن یوسف حسینی دہلوی نزیل گلبرگہ (متوفی 825ھ)
- ہر حدیث کے نیچے آثار صحابہ، تابعین اور متقدمین مشائخ سے ایک سطر ہے۔
- 22- الاربعین از شیخ خواجگی بن شمس الدین حسینی عریضی کروی، یہ مشارق الانوار سے ماخوذ ہے۔
- 23- الاربعین فی ابواب علوم الدین از شیخ عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی
- 24- الاربعین از شیخ احمد بن عبد الاحد عمری سرہندی، طریقہ مجددیہ کے امام ہیں۔
- 25- الاربعین از بادشاہ محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر دہلوی نے بادشاہت کے تحت پربرا جمان ہونے سے پہلے تصنیف فرمائی۔
- 26- الاربعین۔ عالمگیر بادشاہ نے تحت نشین ہونے کے بعد تصنیف فرمائی، پھر فارسی میں ترجمہ کیا اور مفید حواشی سے اسکو مزین کیا۔
- 27- الاربعین از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی، آپ کی سند حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک متصل ہے۔

❖ مؤطا کی شروحات

- 28- المصنفی شرح المؤطا از شیخ یعقوب ابی یوسف بیانی لاہوری، عربی میں ہے۔
- 29- المحلی شرح المؤطا از شیخ سلام اللہ بن شیخ الاسلام بخاری دہلوی، عربی میں ہے۔
- 30- المسوی شرح المؤطا از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی، عربی میں ہے غریب الفاظ کی شرح اور بیان مذاہب پر اکتفاء ہے۔

- 31- المصنفی شرح المؤطا از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی، فارسی میں اجتہاد اور تحقیق کی بنیاد پر تصنیف ہے، آپ کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادے شیخ محمد امین نے اسکی تصحیح اور تہذیب کی۔ اسکی تہذیب سے 1179ھ میں فراغت پائی۔

❖ صحیح بخاری کی شروحات

- 32- شرح صحیح البخاری از شیخ امام حسن بن محمد بن حیدر صنعانی لاہوری
- 33- فیض الباری شرح صحیح البخاری از سید عبد الاول بن علی بن علاء حسینی

35- غاية التحقيق

36- و شرح علیہ از شیخ عثمان بن عیسیٰ بن ابراہیم سندی برہانپوری

37- وشرح علیہ از شیخ طاہر بن یوسف سندی برہانپوری، وہ قسطلانی سے ماخوذ ہے۔

38- الخیر الجاری شرح صحیح البخاری از شیخ یعقوب الی یوسف بیانی لاهوری

39- تیسیر القاری از مفتی نور الحق بن عبدالحق محدث دہلوی، فارسی میں چھ جلدیں ہیں۔

40- فیض الباری از شیخ محمد اعظم بن سیف الدین سرہندی

41- شرح بسیط علیہ از شیخ الاسلامؒ۔ محب اللہ بخاری دہلوی، فارسی میں ہے۔

42- نورالقاری از شیخ نورالدین بن محمد صالح الجعفری

43- ضواء الدرداری از سید غلام علی حسینی بلگرامی، باب زکوٰۃ تک قسطلانی سے ماخوذ ہے۔

44- مختصر لطیف از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی، بخاری کے ابواب کے تراجم کا حل پیش کیا ہے۔

❖ تلاشیات بخاری کی شروحات

بخاری کی ثلاثیات کی شروحات سے بھی پاک وہند کے محدثین کا دامن مالا مال ہے۔

❖ صحیح مسلم کی شروحات

45-المعلم شرح صحيح مسلم از شیخ یعقوب الی یوسف بیانی لاہوری

46-المطر التجاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج از مفتی ولی اللہ بن احمد علی حسینی فرخ آبادی

47- شرح علیہ از شیخ فخر الدین بن محب اللہ بخاری دہلوی، فارسی میں ہے۔

48- شرح علیہ از شیخ سراج احمد سرہندی

49- شرح عليه بالقول از مفتی صبغة اللہ بن محمد غوث شافعی مد اسی

❖ جامع الترمذی کی شروحات

50- شرح علیہ از شیخ طیب بن ابی طیب سندی (متوفی ۹۹۹ھ)

51- شرح علیہ از شیخ سراج احمد سرہندی، فارسی میں ہے۔

52- شرح عليه بالقول

❖ سنن ابی داود کی شروحات / سنن ابن ماجہ کی شروحات

53- شرح علیہ از سراج احمد عمری سرہندی، فارسی میں ہے۔

54- انجاء الحاجة از شیخ عبدالغنی بن ابی سعید عمری دہلوی مہاجر، عربی میں ہے۔

❖ شمائل ترمذی کی شروحات

- 55- شرح علیہ از شیخ محمد عاشق بن عمر حنفی (متوفی 1033ھ) فارسی میں ہے۔
- 56- شرح علیہ از مفتی نورالحق بن عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی
- 57- معین الفضائل شرح الشمائل از شیخ فاضل بن حامد گجراتی
- 58- اشرف الوسائل شرح الشمائل از شیخ سیف اللہ بن نور اللہ بخاری دہلوی، 1091ھ میں تصنیف فرمائی۔
- 59- شرح علیہ از شیخ حاجی محمد کشمیری (متوفی 1006ھ)
- 60- درالفضائل شرح الشمائل از شیخ علیم الدین بن فصیح الدین قنوجی، عربی میں ہے۔
- 61- شرح علیہ از شیخ محمد فیض بن محمد صادق بلگرامی، فارسی میں ہے۔
- ❖ مشکاة المصابیح کی شروحات
- 62- شرح بسیط علیہ از شیخ عبد العزیز کاہانی سندی
- 63- شرح علیہ از شیخ محمد سعید بن احمد عمری سرہندی
- 64- ذریعة النجاة شرح المشکاة از شیخ عبد النبی بن عبد اللہ شطاری گجراتی
- 65- زینة النکات شرح المشکاة از سید محمد بن جعفر حسینی گجراتی
- 66- شرح علیہ از شیخ طیب بن ابی طیب سندی برہانپوری
- 67- شرح علیہ
- گجرات کے علماء میں سے کسی کی تصنیف ہے جو 993ھ میں اسکی تالیف سے فارغ ہوئے۔
- 68- لمعات التنقیح فی شرح المشکاة المصابیح از شیخ عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی، عربی میں ہے۔
- 69- اشعة اللمعات شیخ مذکور کی فارسی چار جلدوں میں کتاب ہے، غریب اور مشکلات کے ضبط میں آسانی پیدا کرنے والی مقبول متداول کتاب ہے۔
- 70- جامع البرکات منتخب شرح المشکاة، شیخ محدث علیہ الرحمة، بہت مفید کتاب ہے۔
- ❖ مشارق الانوار کی شروحات
- 71- شرح علیہ
- یہ شرح تصوف کی زبان میں ہے۔
- 72- شرح علیہ از سید محمد بن یوسف حسنی دہلوی مدفون گلبرگہ، فارسی میں ہے۔
- 73- وشرح علیہ از شیخ منور بن عبد الجبیل لاہوری
- 74- وشرح علیہ از سید احمد بن محمد حسینی غریبی کردی المشہور، محی الدین احمد
- ❖ الحصن الحصین کی شروحات
- 75- وشرح علیہ از شیخ حاجی محمد کشمیری، (متوفی 1006ھ)

76- وشرح علیہ از شیخ فخر الدین بن محب اللہ بخاری دہلوی، فارسی میں ہے۔

77- وشرح علیہ از شیخ منور بن عبد المجید لاہوری

78- وشرح علیہ از شیخ محمد فیض بن محمد صادق، بلگرامی فارس میں ہے۔

❖ الاربعین امام نووی کی شروحات

79- الدر الثمین بشرح الاربعین از شیخ عبد اللہ بن عبد القادر مدراسی

80- شرح الاربعین از شیخ وجیہ اللہ بن مجیب اللہ بن محمد ہندی سن تصنیف 1214ھ ہے۔

81- شرح الاربعین از شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی۔

82- الظفر المبین ترجمة الاربعین - نامعلوم مصنف

❖ عین العلم کی شروحات

83- حق العلم شرح عین العلم از شیخ عبد العظیم برہانپوری (متوفی 1141ھ)

84- ترجمة عین العلم از شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی

❖ غنیۃ الطالبین کی شروحات

85- ترجمہ غنیۃ الطالبین از شیخ عبد الحکیم بن شمس الدین سیالکوٹی، فارسی میں ہے۔

86- شرح غنیۃ الطالبین از شیخ رفیع الدین محدث مراد آبادی، فارسی میں ہے۔

❖ کتاب الآثار امام محمد کی شروحات

87- التعلیق المختار علی کتاب الآثار از مولوی عبد الباری بن عبد الوہاب انصاری لکھنوی کا بسیط حاشیہ ہے۔

88- فیض الستار فی شرح کتاب الآثار از مولوی عبد العزیز بن عبد الرشید

❖ غریب الحدیث میں تصنیفات

89- مجمع بحار الانوار از شیخ محمد بن طاہر بن علی بٹنی گجراتی۔ یہ مفید اور احسن کتابوں میں سے ایک کتاب ہے، ہر غریب الحدیث

اس میں جمع ہے، صحاح ستہ کی ایک شرح ہے، یہ کتاب جب سے وجود میں آئی ہے اہل علم کے درمیان اس کی قبولیت پر اتفاق ہے، اس

عظیم کارنامہ کی وجہ سے محمد طاہر کا اہل علم پر عظیم ایک عظیم احسان ہے۔

90- الیم الذ غریب فی لغات الحدیث المنتخب علی ترتیب حروف المعجم از شیخ عبد اللہ صدیقی الہ آبادی

91- فہرس اللغات والجمال للصحیحین از شیخ حسین عطاء اللہ بن صبغۃ اللہ شافعی مدراسی

یہ ایک بڑی جلد میں کتاب ہے گویا کہ مفتاح الصحیحین (صحیحین کی چابی ہے)۔

❖ موضوعات میں تصنیفات

92- فی الموضوعات رسالتان از شیخ حسن بن محمد بن حیدر صنعانی لاہوری موضوعات میں دور سالے ہیں۔

- 93- تذكرة الموضوعات از شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتی۔ جامع کتاب ہے۔ اس میں بہت سی چیزیں جمع ہیں اور یہ کتاب علی قاری اور شوکانی کی کتاب الموضوعات سے زیادہ بڑی اور کثیر مضامین کی حامل ہے۔
- 94- تذكرة الاصفیاء بتصفیة الاصفیاء از شیخ عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی، یہ کتاب مختصر اور کتاب عراقی کا اختصار ہے۔
- 95- تمیز الطیب من الحیث مما تدور علی السنة الناس من الحدیث از شیخ عبدالحق بن فضل اللہ نیوتنی، امام سخاوی کی مقاصد حسنہ کا اختصار ہے۔

❖ تخریج میں تصنیفات

- 96- تخریج السبعین از شیخ فتح محمد بن عیسیٰ سندھی محدث برہانپوری
- 97- تخریج احادیث البیضاوی از شیخ عبد اللہ بن صبغة اللہ شافعی مدرسی
- 98- تخریج احادیث الصفوة از شیخ احمد بن صبغة اللہ شافعی مدرسی
- 99- تشبیه المبانی فی تخریج احادیث مکتوبات الامام الربانی از شیخ محمد سعید بن صبغة اللہ مدرسی حیدر آبادی
- 100- تخریج احادیث الاطراف از شیخ محمد سعید بن صبغة اللہ مدرسی حیدر آبادی

❖ اصول الحدیث میں تصنیفات

- 101- شرح علی شرح نخبة الفكر از شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی
- 1002- امعان النظر فی توضیح نخبة الفكر از شیخ محمد اکرم بن عبد الرحمان سندھی، بسیط شرح ہے۔
- 103- وشرح علیہ از شیخ عبد النبی بن عبد اللہ شطاری گجراتی
- 104- وشرح علیہ از مفتی عبد اللہ بن صابر علی ٹوکی
- 105- وشرح علیہ از مولوی محمد حسین اسرانیلی ہزاروی، فارسی میں ہے۔
- 106- المنہج از شیخ نظام الدین، بن سیف الدین علوی کاکوروی۔
- 107- مختصر از نور الاسلام بن شیخ سلام اللہ بن شیخ الاسلام
- 108- بلغة الغرب فی مصطلح آثار الحبيب از سید مرتضیٰ بن محمد حسینی بگرامی المعروف زبیدی
- 109- العجالة النافعة، شیخ عبد العزیز بن ولی اللہ دہلوی، فارسی میں ہے۔

❖ اسماء الرجال میں تصنیفات

- 110- المغنی از شیخ محمد بن طاہر بن علی پٹنی گجراتی
- 111- الاکمال فی اسماء الرجال از شیخ عبدالحق بن سیف الدین بخاری دہلوی۔ اسماء الرجال اور مشکوٰۃ کے راویوں میں ایک بسیط کتاب ہے۔
- 112- کتاب بسیط فی رجال صحیح مسلم از شیخ عبد اللہ بن عبد القادر شافعی مدرسی
- 113- اکمل الوسائل لرجال الشمانل

- 114- کشف الاحوال عن نقد الرجال فی اسماء الضعفاء
115- بدر الغررة فی اسماء القراء العشرة از شیخ عبدالوہاب بن محمد غوث شافعی مدرسی

❖ اسانید میں تصنیفات

- 116- رسالہ از شیخ عبدالحق بن سیف الدین دہلوی
117- الارشاد فی مہمات الاسناد از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم دہلوی
118- مدارج الاسناد از قاضی مرتضیٰ خاں گوپاموی
119- رسالۃ بسیطة از شیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم دہلوی
120- النور والہیاء فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء از سید احمد نوری مارہروی³⁰
حدیث اور حدیث سے متعلقہ علوم کی کتب کا حضرت شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی علیہ الرحمۃ تک ایک مختصر سا تذکرہ اور فہرست ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے بعد بہت سارے فضلاء اور علماء کی عربی اور اردو کتب حدیث کا تذکرہ عمدتاً مصلحتاً قلم انداز کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ تک ہر ایک متفق ہے آپ کے بعد ہر ایک مسلکی تعصب کا شکار ہو گیا ہے، حضرت شاہ صاحب کو ہر ایک تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھتا ہے، تاحال فضلاء اور علماء آپ ہی کے خوشہ چین ہیں اور ان کا سلسلہ سند حدیث آپ ہی پر اختتام ہوتا ہے۔ گویا آپ برصغیر پاک و ہند کے استاد کل ہیں۔

خلاصہء ابحاث

اللہ جل جلالہ نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ خصائص اور امتیازات عطاء فرمائے جو اقوام عالم میں سے کسی کا حصہ نہ بنے، ان امتیازات اور خصائص میں سے جائز ان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک یہ خصوصیت اور امتیاز حاصل ہے کہ ان قدسی صفات ذوات نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ادا، بات، چیت، قول و اقرار، ناز و نیاز، انداز ہائے دلربا، غرض کہ قبل از ولادت سے لیکر پوری حیات وصال کا ایک ایک لمحہ کی تصویر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت احتیاط کے ساتھ ہم تک پہنچائی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس کا کوئی پہلو تشنہ اور وضاحت طلب رہا ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول، فعل اور تقریر، صحابی کے قول، فعل، تقریر اور تابعی کے قول، فعل و تقریر کا نام جمہور محدثین کے نزدیک حدیث ہے، تقریر سے مراد یہ ہے کہ ان پاک ذوات کے سامنے کوئی کام ہوا ہو یا کسی نے بات کی تو ان قدسی صفات ذوات نے اس بات یا کام کو برقرار رکھا اور ثابت رکھا یعنی اس سے منع نہ فرمایا انکار نہ کیا تو یہ تقریر ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول، فعل، اور تقریر حدیث مرفوع، صحابی کا قول، فعل اور تقریر حدیث موقوف اور تابعی کا قول و فعل اور تقریر حدیث مقطوع کہلاتا ہے، حدیث کے لئے خبر، اثر کے الفاظ بھی وارد ہوتے ہیں، حدیث کو قبولیت اور عدم قبولیت کے لحاظ سے بھی حدیث کو تقسیم کیا گیا ہے:

³⁰ 'Abd al-hayy al-ḥasnī, Ma'ārif al-'awārif fi anwā' al-'ulūm wa al- Ma'ārif, 142-461.

حدیث اور حدیث مردود۔ حدیث مقبول کی دو قسمیں ہیں، حدیث صحیح اور حدیث حسن۔ حدیث صحیح کی پھر دو قسمیں ہیں، حدیث صحیح لذاتہ اور حدیث صحیح لغيرہ۔ اسی طرح حدیث حسن کی بھی پھر دو قسمیں ہیں، حدیث حسن لذاتہ اور حدیث حسن لغيرہ۔ حدیث صحیح وہ حدیث ہوتی ہے جسکی سند متصل ہو، رواتہ ضبط و اتقان اور حفظ میں تام ہوں اور وہ حدیث معطل اور شاذ نہ ہو، حدیث حسن وہ حدیث ہوتی ہے جس میں مذکورہ اوصاف خمسہ میں سے کوئی ایک صفت میں کمی پائی جائے۔

احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ضبط تحریر میں لانے کا عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں ہی شروع ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شروع شروع میں حدیث کی کتابت سے بوجہ حکمت کثیرہ منع بھی فرمایا تھا مگر بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور قرائن و آثار سے ثابت ہے کہ کتابت حدیث کی اجازت ہو گئی تھی، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے دور سے لیکر امام بخاری علیہ الرحمۃ تک حدیث کی روایت، درایت اور حفظ و اتقان میں بڑے اہتمام اور انصرام کے ساتھ توجہ مبذول رہی ہے، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی روایت میں بہت زیادہ احتیاط کرتے تھے اور سماع حدیث میں احتیاط کے دامن کو کبھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔

اکثر اوقات تو حدیث کی تلاوت پر شہادت کو طلب کر لیا کرتے تھے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روایت میں اسی احتیاط کی بناء پر اسماء الرجال کا ایک عظیم فن معرض وجود میں آیا جسکی مثال ازل سے ابد تک کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی ہے اور یہ صرف خاصہ مسلمانوں کو ہی حاصل ہے اس فن اسماء الرجال سے (بانیو گرافی) کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں راویوں اور شخصیات کے حالات و واقعات اور ان کی سوانح عمری ضبط تحریر میں لا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ و مامون کر دیا گیا، حدیث شریف کے ارتقائی مراحل میں زمانہ نبوت، زمانہ خلافت راشدہ سے لیکر باقاعدہ اہتمام حضرت عمر بن عبد العزیز کے دور حکومت میں ارتقاء اپنی بلندی کی منازل طے کرتا ہے۔ حضرت امام بخاری علیہ الرحمۃ اور آپ کے شاگردوں نے احادیث کی کتب صحاح تصنیف کر کے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کو آسان سے آسان بنادیا، اور اس فن شریف کو بام عروج پر پہنچادیا، برصغیر پاک و ہند میں حدیث شریف کے حوالے سے عظیم الشان اور جلیل القدر خدمات معرض وجود میں آئیں حضرت علی متقی علیہ الرحمۃ کی "کنز العمال" جیسی حدیث شریف کی عظیم کتاب جو ایک حدیث کے حوالے سے ایک انسائیکلو پیڈیا ہے دائرۃ المعارف کی حیثیت رکھتی ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی حدیثی خدمات آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں اور یہ سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور آپ کے لائق فائق فرزند حضرت شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ پر ختم ہوتا ہے۔

اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ رسول معظم ﷺ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے ہیں بلکہ آپ کو جو وحی کی جاتی ہے اسی وحی کا تکلم کرتے ہیں رسول کریم ﷺ کے قول و فعل اور تقریر کا نام حدیث اور سنت ہے امت محمدیہ ﷺ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ جیسے قرآن مجید جوں کا توں اس امتیازی کام یہ بھی کیا ہے کہ اپنے نبی ﷺ کی زباں گو ہر فشاں سے نکلا ہوا ایک ایک حرف اور لفظ اور ایک ایک ادائیگی کہ ابروے یار کی نشست و برخاست کو محفوظ کر لیا ہے حدیث کے حفاظی اقدامات اور قبولیت حدیث کے اصول و ضوابط اس انداز میں مرتب کیے جس سے ہزاروں علوم و فنون کی دوائی نہریں عالم رنگ و بو کی تشنہ طلبی کو سیراب کر رہی ہیں قرآن کی تفسیر حدیث مبارکہ ہے۔ حدیث مبارکہ کے فیض کو عام کرنے کے لیے اصحاب رسول ﷺ اور آپ کے شاگردان با وفا اور با صفا

تابعین کی جماعت نے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا ہے۔ حدیث کی طلب، تحقیق، تبلیغ، اشاعت اور تدوین میں وہ زریں مثال قائم کی جس کی مثال ماضی دینے میں قاصر اور مستقبل خاسر رہے گا۔